نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

جلد ۴۲	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء	نمبر ۴۱

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ

تواریخ کلیسیا	عہ ر
تواریخ مذہب	۸ ر
تواریخ روم	۸ ر
تواریخ مصر	۸ ر
تواریخ یونان	۸ ر
مرقع روس	۸ ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ ر
حیاتِ پولوس	۴ ر
حیاتِ داؤد	۸ ر
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو	۳ ر

مفید حکائتیں

رامپیال سنگھہ رومن اُردو	۸ ر
تلاشِ حق اُ.دو. رومن اُردو	۳ ر ۹ ر
دولت لازوال اُردو	۳ ر ۵ ر ۸ ر
دولت لازوال رومن اُردو	۸ ر
عِزت بیمثال اُردو	۳ ر ۹ ر
" رومن اُردو	۸ ر
حالاتِ جاپان	۲ ر ۹ ر
شریف بیبیاں	۳ ر ۹ ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ ر ۶ ر گورمکھی	ا ر
سیرِ ہند	عہ ر
وکیل کی سرگذشت	۶ ر
سورجپرکاش	۴ ر ۶ ر مجلد ۱۲ ر

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھہ پرکاش درپن اُردو	۸ ر
سمپروائے	۳ ر ۵ ر
ویدوں کی تعلیم	۱۰ ر
وشنو کے دس اوتار	۲ ر
ویدک تصنیفات	ا ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستشِ حیوانات	۱ پائی
تیرتھہ	۶ پائی
اہلِ ہنود کے تیوہار	"

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اُردو	۱ ر
خدائے اسلام	۲ ر
ینابیع القرآن	۳ ر
الکفارہ	ر

بائمبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۴ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ״
فارقلیط ״
حضرت محمد ״
انجیل شریف کی صحت و درستی ״
اسمارِ الٰہی ״
خدا کے دس حکم ״
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ״
مسیح یا محمد ״
نماز ״
سچا اسلام ״
قرآن ״
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ״
یسوع مسیح ״
سورہ فاتحہ ״
ہمارا شافع کون ہے ״

اشعار شیریں ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ״
انصاف کا دن ״
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۳ر
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات ״
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب ار
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال وجواب ۶ پائی
״ ״ پنجابی اُردو حروف ״ ״

دینی سوال وجواب رومن اُردو ۶ پائی
״ ״ گورمکھی ״

سوالات

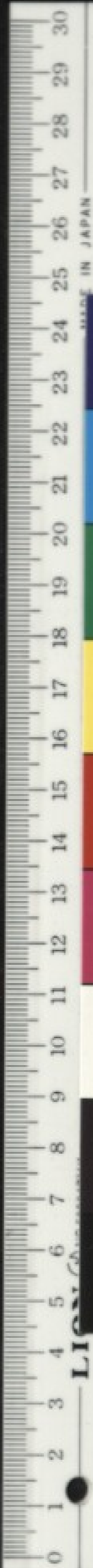
سوالات متی کی انجیل پر ار
״ مرقس کی انجیل پر گورمکھی ار
״ لوقا کی انجیل پر ״ ار
״ یوحنا کی انجیل پر ״ ار

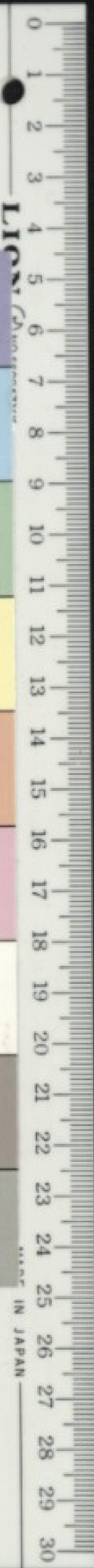
مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیا ۸ر ۱۲ر
حل مشکلات حصہ اوّل ۶ر
تحقیق بائمبل ۴ر
طالبانِ حق ۹ر
تواریخ بائبل ۸ر ۱۲ر
حیاتِ مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۴ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القابِ مسیح ۱۴ر
بائمبل کس طرح پڑھنی چاہئے؟ ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر + شعاع نور حصہ اوّل و دوم ۵ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + طریق دعا ۴ر
ابن حور اُردو ۸ر + طلائی شمعدان ۴ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر + روح سے معمور زندگی ۴ر





نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۹ اکتوبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ہرایک جرمن رجمنٹ میں تیر نشانہ بازوں کی ایک گروہ ہوتی ہے جو دشمن کے افسروں کو چن چن کر مارتی ہے۔ اسی وجہ سے اتحاد ثلاثہ کے افسروں میں زیادہ ہلاک ہوتے ہیں خصوصاً فرانسیسی افسر زیادہ مرتے ہیں۔

پرنس آف ویلز فنڈ میں اب تک تیس لاکھ پونڈ جمع ہو چکا ہے۔

۳۔ اکتوبر لنڈن۔ جرمن اخبارات کہتے ہیں کہ جرمنی کے شہنشاہ ولیم کا بھانجہ پرنس فرنز جوزف آف ہوہنزولسرن ایمڈن نامی جہاز میں ہے۔

۵۔ اکتوبر لنڈن مصری ریڈ کریسنٹ سوسائٹی نے برٹش ریڈ کراس سوسائٹی کو ایک ہزار پونڈ کا عطیہ دیا۔

سراجیو اب بالکل محصور ہے۔ سروی مانٹینگرو کی فوجوں نے ایک سخت جنگ کے بعد اس ریلوے پر قبضہ کر لیا ہے جو جنوب کی سمت جاتی ہے۔

اتحاد ثلاثہ کی فوج کا میسو اوسے کے شمال کی جانب غضب ڈھا رہا ہے۔ بعض مقامات پر اُن کو پسپا ہونا پڑا مگر دیگر مقامات میں حالت غیر متبدل ہے۔

عام روش جنگ کی بصورت سکون ہے میسو پر جنگ جاری ہے۔ ہم نے دن اور رات کے حملے جو ارگون میں اور میوز کی بلندیوں پر ہوتے رہے اُن کو ناکام کر دیا

دو موقعوں پر اتحادیوں نے جرمن کے عقب میں ذرائع خبر رسانی برباد کر دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پٹرول اور خوراک بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے طیاروں کا سلسلہ مسدود ہو گیا۔

۵ اکتوبر لنڈن۔ روسی سفیر اعلان دیتا ہے کہ مشرقی پرشیا میں جرمنوں کے ۰۰۰۰۷ آدمی ضایع ہوئے۔ دو روسی فوجیں مغرب اور جنوب کی جانب سے النسٹین پر بڑھ رہی ہیں۔

۵۔ اکتوبر لنڈن۔ جاپانی وزنی توپوں نے جرمنی توپوں کے جہاز الطس نامی پر بمقام تسنگتاؤ حملہ کیا۔ الطس واپس چلا گیا

چینیوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ اہل جاپان وہین ریلوے پر حکمران رہیں۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انٹورپ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

جرمن نے سرحد کے نزدیک لینکن پر قبضہ کر لیا ہے۔

سروی اور مانٹینگرو کی فوجیں سراجیو و قلعوں کے کمین گاہوں تک پہونچ گئی ہیں۔

۵ اکتوبر لنڈن میں ہز ہائنس آغا خاں نے شاہ و ملکہ کیساتھ چائنوش فرمائی

تاربرقیات

۵ اکتوبر لندن - فرانسیسی سپاہیوں نے اس امر کو تعجب کی نگاہوں سے دیکھا - کہ گذشتہ سنیچر کے روز اس لائن کے پیچھے جہاں بندوقوں اور توپوں سے آگ برس رہی تھی دو انگریزی پلٹنیں جو ابھی سخت نقصان برداشت کر کے واپس آئی تھیں آپس میں کرکٹ میچ کھیل رہی تھیں ۔

۵ - اکتوبر لندن - پیٹرو گریڈ - سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے - کہ ۳ ماہ حال کو جو جنگ اگسٹوف پر ہوئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنوں کو شکست فاش ہوئی - اور وہ مشرقی پرشیا کو بھاگے جا رہے ہیں - روسی اُن کے تعاقب میں سا رہے ہیں -

بعد کی خبر ہے - جنگ اگسٹوف کی بابت سرکاری خبر ہے کہ ۲۵ ستمبر کو مخاصمت شروع ہوئی - جرمن بھاری توپوں نے سوپوتکینو کے علاقہ میں گولہ باری شروع کر دی اور اس کے بعد اس مقام پر دھاوا بولدیا - اسی طرح سے جرمنوں نے کوشش کی کہ درسکنیکی کے نزدیک نیمن پر روسی فوج کے پیر اکھاڑ دیں جرمنوں نے ۲۶ ماہ گذشتہ میں آسووتز کے قلعہ پر حملہ کیا - مگر ہر مقام پر اُن کی سخت مخالفت کی گئی اور وہ پسپا ہونے پر مجبور ہوئے - پھر روسیوں نے حملہ کیا اور تمام مواقعات ایک ایک کر کے لے لئے اب جرمن بدحواس ہو کر بھاگ رہے ہیں اور باربرداری توپیں - سامان جنگ اور زخمیوں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں -

۵ - اکتوبر لندن جرمن آسووتز پر دھاوا کرتے رہتے - مگر وہ ایسے رستہ میں جا پڑے جہاں آگے تو بڑی بھاری دلدل تھی - جس میں ان کی توپیں دھس گئیں اور وہ نہ آگے جا سکتے تھے اور نہ پیچھے ہٹ سکتے تھے - تب انہوں نے ہولناک گولہ باری شروع کر دی - اور تب ایک پیادہ پلٹن بھی بھیجدی - روسیوں نے اُن پر رات کو چھاپہ مارا اور نامعلوم رستوں سے جا کر جرمن کے جناحیں کو گھیر لیا - سخت جنگ معرض ظہور میں آئی - روسی پیادہ فوج نے تباہ کن آگ دشمن کے پہلوؤں پر برسائی - اور قلعہ کی توپوں نے زمین پر کشتوں کے پشتے لگا دیئے یہ جنگ ۳۶ گھنٹہ تک ہوتی رہی - تب تو جرمن اپنی توپیں دلدل میں ہی چھوڑ کر فرار ہو گئے -

۴ اکتوبر لندن - ایک جرمن طیارہ نے ایک سرکاری اعلان جس پر انٹورپ کی محاصرہ کرنے والی فوج کے کمانڈر کے دستخط ثبت ہیں انٹورپ کے قلعہ پر پھینک دیئے ہیں - جس میں محصورین سے کہا گیا ہے کہ تم اپنے آپ کو حوالہ کر دو - کیونکہ یہ روسی شہزادوں اور برطانوی سرگردگان ہی کی جنگ ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ جرمنی میں ایک بھی روسی نہیں رہا اور کہ جرمن لگاتار پیرس پر چڑھائی کر رہے ہیں -

۵ اکتوبر لندن - انٹورپ گذشتہ رات گیارہ بجے سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ سارا دن توپوں کی جنگ ہوتی رہی عام حالت غیر متبدل ہے "۔

بحر شمالی میں ایک ڈچ سٹیمر بحری کان سے ٹکرا کر غرق ہو گیا - سواریاں بچ گئیں -

۵ اکتوبر - لندن - ٹائمز کا فوجی نامہ نگار تخمینہ لگاتا ہے کہ مشرقی میدان جنگ میں آسٹرو جرمن فوج ۱۸۰۰۰۰۰ سے ۲۰۰۰۰۰۰ تک ہے - چار پلٹنیں نیمن کی جانب مشغول کار ہیں ممکن ہے کہ جنوب کی جانب عمل کرنے کے لئے چار دستے السٹین کے جنوب پر مامور ہیں جرمن خط مدافعت پر خاص جرمنی فوجیں تھارن سے زسٹو جو دا تک ہیں - اُن میں ۱۵ جرمن پلٹنیں ہیں اور اُن کے ساتھ دیگر کمین میں بیٹھنے والی فوجیں بھی ہیں جو غالباً پوسن اور تھارن کے درمیان ہیں - روسیوں کی بڑی فوج دسطی وریچو کے میں ہے -

۵ اکتوبر لندن - ٹائمز کا پیٹرو گریڈ نامہ نگار کہتا ہے کہ زار نے ایک آکاسے شائع کیا ہے جس سے اُس نے محفوظ دستہ کو واپس بلا لیا ہے - اور کل فوج ۸ ملین سے بہت ہی زیادہ ہے -

۶ - اکتوبر - لندن - پیٹرو گارڈ کی خبر ہے کہ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ واپس جاتے ہوئے جرمن اُن مورچوں کو ہاتھ میں لانے کی کوششیں کر رہے ہیں جو وربلن سے لیک تک کی سرحد پر واقعہ ہیں -

۴ اکتوبر کو امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن کی درخواست کے مطابق صوبجات متحدہ امریکہ کے تمام گرجوں میں صلح کے دعائیں کی گئیں -

---

ایڈیٹوریل نوٹس

چین کا عطیہ مشنوں کو

ملک چین وہ جگہ ہے۔ جہاں حال ہی میں بڑی عظیم الشان تبدیلی تمدنی طور پر اور مجلسی طور پر وقوع میں آچکی اور تاحال جاری ہے۔ اسی قسم کا انقلاب ایک عرصہ سے مذہبی پہلو سے بھی نمایاں ہے۔ اہل چین کا خیال مسیحیت کی جانب بڑے شغف اور جوش کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس امر کی بہت سی مثالوں میں سے بعض چینی ساہوکاروں اور دولت مندوں کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ اُن میں سے ایک کا ذکر ہے کہ پیکن میں ایک قریباً ساٹھ سال کا بوڑھا ساہوکار جس نے حال میں اقرار کیا ہے کہ میں بکسر بغاوت کے آغاز ہی سے قائل تھا اور کہ میرے بڑھتے ہوئے برس اور چین میں شورش کی زیادتی مجھ کو مسیح کے پاس لے گئی کہ وہی میری اور میری قوم کی اُمید گاہ ہے۔ اس کو اس امر سے ایسا اطمینان ہوا کہ اُس نے اپنی آمدنی میں سے اس قدر روپیہ علیحدہ کر دیا جو ایک مناد کے گذارہ کے لئے اب سے انسانی تاریخ کے اختتام تک کے لئے کافی ہے۔

ایک اور چینی مسیحی نے اپنی تمام جائداد امریکن بپٹسٹ فارن مشنری یونین کے نام اس شرط پر وصیت کر دی ہے کہ میرے مرنے کے بعد چین میں انجیل کی بشارت کئے جانے میں وہ ساری جائداد صرف کیجائے۔ چین میں اُس نے اپنے بھائی کو اعلان کر دیا کہ وہ میری موت کے بعد کام مکمل ہوتا ہوا دیکھے اور باقاعدہ حسب وصیت اُس کا نگران حال رہے اور اُس کی جائداد کا انتظام کرے۔ اس جنٹلمین کا نام مخفی رکھا گیا ہے۔ یہ معزز شخص چینی گورنمنٹ میں اعلیٰ منصب پر مامور ہے۔ اور چینی مسیحی شریف کی عظیم الشان مثال اور نمونہ ہے۔ خاصہ تعلیم یافتہ ہے۔ اور چین کی تین زبانیں اور انگریزی بڑی سلاست کے ساتھ بول سکتا ہے۔ جب وہ چین میں آٹھ برس کی عمر کا تھا تو اس کے والدین مشرف بہ مسیحیت ہوئے تھے۔ اُس کا ارادہ ہے کہ جب اُس کی موجودہ سرکاری خدمات ختم ہو جائیں گی تو وہ چین کو واپس جائیگا۔ اور اپنی باقی عمر اپنے ہموطنوں کو انجیل کی بشارت دینے میں صرف کرے گا۔

ہم ایسے دین دار۔ اولوالعزم اور خود انکار مسیحی کو اُس کے اس ایمان اور محبت اور سرگرمی کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔ کاشکہ ہمارے ہندوستان میں بھی ایسے ہی اشخاص نکلیں جو مسیح کی خاطر اپنی جان و مال کو اُس پر تصدق کر دیں۔ اور اس کا جلال نہ صرف اپنی زبان بلکہ اپنے سلوکات اور دولت سے ظاہر کریں۔

جرمن مشنری اور ہند میں اُن کے کام پر جنگ کا اثر

ہمعصر مخزن مسیحی الہ آباد راوی ہے کہ جنگ کی وجہ سے جرمن مشنریوں اور ان کے کام پر بڑا بھاری اثر پڑ رہا ہے شلزوگ ہولسٹین مشن واقعہ احاطہ مدراس نے اپنے ۲۷۵ ہندوستانی کارندے ملازمت سے برطرف کر دیئے ہیں۔ ۱۵۰ کو نصف تنخواہ پر رکھا ہوا ہے۔ اور تھیولاجیکل سیمنری کے ۸۰ طلبا کو گھر واپس کر دیا ہے۔ لائپزگ لوتھرن مشن میں صیغہ تعلیم میں ۵۸ ہندوستانی ملازمین موجود ہیں۔ موجودہ پولیٹکل حالات کی وجہ سے نہ تو اُن کے پاس کوئی ریزرو فنڈ ہے۔ اور نہ ہی ولایت سے کسی قسم کی خط وکتابت کی اُمید پڑتی ہے۔ بیسل مشن اور گوسنر مشن بھی سخت مشکلات میں مبتلا ہے۔ چھوٹا ناگپور کے بشپ صاحب نے تجویز پیش کی ہے کہ جب تک ضرورت رہے تب تک انگریزی اور امریکن مشنری صاحبان دس دس روپیہ ماہوار دیتے رہیں تاکہ اُس سے جرمن مشنوں کا کام چلتا رہے۔ پادری ہربرٹ اینڈرسن اور مسٹر ای۔ سی کارٹر صاحبان سکنہ کلکتہ اس قسم کے عطیات وصول کرنے کے اور حسب ضرورت مناسب مواقعہ پر خرچ کرنے کے لئے بھیجنے کو تیار ہیں۔ ہم دل سے اُمیدوار ہیں۔ کہ اس غرض سے روپیہ ضرور فراہم ہوگا اور ان انگریز اور ہندوستانیوں کی امداد بھی درج فہرست کرینگے جو مشنری نہیں ہیں اور پھر بھی اپنے بھائیوں کی امداد کرنے کو تیار ہیں جو ہندوستان کی ترقی کی خاطر شجاعت اور مردانگی سے کام میں مصروف ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ امریکہ میں بھی دوستوں کی طرف سے روپیہ فراہم کیا اور بہم پہونچایا جائے۔ امریکہ میں بہت سے جرمن رہتے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ وہ بھی اس کار خیر میں روپیہ کی امداد دینگے"۔

ہمیں اپنے جرمن مشن کے مشنری صاحبان سے بڑی قلبی ہمدردی ہے۔ اور افسوس کرتے ہیں کہ اُن پر مشکل آ پڑی ہے۔ ہمیں اُمید قوی ہے کہ نہ صرف مشنری صاحبان ہی ان کے اس آڑے وقت میں کام آئیں گے۔ بلکہ ہندوستانی مسیحی بھی کمال ہمدردی اور مسیحی برادریت کو مدنظر رکھتے ہوئے دل کھولکر امداد دینگے۔ مناسب ہے کہ ہندوستان کے ہر مقام میں کلیساؤں کے پاسٹر صاحبان اور مشن کے کارندے اپنی اپنی جماعتوں میں اس قسم کا انتظام بہت جلد کریں۔ اور اپنے جرمن ہمخدمتوں کا اس معاملہ میں ایسے تنگ وقت میں ہاتھ بٹائیں۔

انسداد افیون میں چین کی ترقی

برٹس اور یمپائر ہارورڈ اخبار میں چین کے پریسیڈنٹ کے فوجی مشیر اور نیشنل اوپیم پرہبشن یونین کے پریسیڈنٹ جنرل چانگ کے مضمون کا ایک خلاصہ شایع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ۸ اگست ۱۹۱۳ء سے لیکر ۲ مارچ ۱۹۱۴ء تک کے عرصہ میں فی پیٹی افیون کی قیمت ۳۴۰ پونڈ سے یکلخت ۹۰۰ پونڈ تک بڑھ گئی۔ اور یکم جنوری ۱۹۱۴ء سے ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء کے عرصہ میں چھیاسٹھ پیٹیاں افیون کی ملک چین میں آئیں اور اسی عرصہ میں فی پیٹی کی قیمت فروخت ۲۵ ۶۲ ۵۷ ۴ ٹیلس تک اضافہ ہوگیا تو بھی چین نے اس معاملہ میں بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کی ہے اور بہت سے صوبجات میں افیون کی کاشت عنقریب مسدود کی گئی ہے۔ اور عوام الناس اس سیاہ زہر سے آزاد ہوتے جارہے ہیں لیکن قیمت فی پیٹی میں جو اس قدر ایزادی ہوگئی ہے۔ وہ اس وجہ سے ہے کہ چین میں پوست کی کاشت بڑی عجلت کے ساتھ معدوم ہوتی جارہی ہے۔ اور بازاروں میں افیون کی قلت اور قحط ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ گذشتہ سال ہندوستانی افیوں کی درآمد بھی بند ہوگئی تھی افیون نوشوں کی اس کمزوری کو دیکھکر بہ طاری سوداگروں نے بے جا طور پر اس حالت سے فایدہ اُٹھایا اور قیمت میں اس قدر زیادتی کردی کہ اب صرف وہی لوگ افیوں خرید اور کھا سکتے ہیں جو روپیہ پیسہ والے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ افیون کے خرچ میں بہت ہی کمی واقعہ ہوگئی۔ مگر اس سے وہ قیمت کم نہ ہوئی جس کی طلب سوداگر کرتے تھے۔ کیونکہ اُن کو اس بات کا یقین تھا کہ جو ذخیرہ افیون کا اب ان کے ہاتھ میں ہے اس سال کے ختم ہوتے ہوتے اُس کی قیمت بہت ہی چڑھ جائیگی۔ پس اس حقیقت سے کہا جاتا ہے کہ سال کے آخر میں افیون کی سوداگری بالکل معدوم ہوجائے گی۔

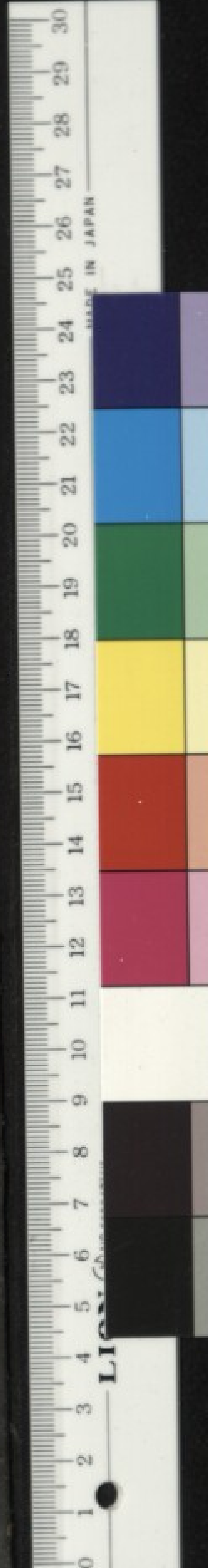
مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی روانگی

۵ تاریخ کی شام کو پٹیالہ کے مہاراجہ صاحب مہاراجہ سر بھوپیندر سنگھ مہندر بہادر جی سی آئی ای یورپ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کی روانگی علانیہ تھی۔ بارادری محل سے لے کر ریلوے سٹیشن تک کی سڑک پر دو رویہ پیادہ پلٹن اور رسالہ اور ہزاروں تماشبینوں سے پٹی پڑی تھی اور سینکڑوں مرد اور عورت بازاروں میں اس نظارہ کو شوق سے دیکھ رہے تھے۔ مہاراجہ صاحب موٹر کار پر سوار آہستہ آہستہ جارہے تھے۔ اور لوگ برٹش فوج کی فتحمندی اور مہاراجہ صاحب کی بسلامت واپسی کی دعائیں کررہے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر ریاست کے اہلکار درباری لباس پہنے ہوئے چشم براہ تھے۔ کرنیل گارڈن۔ پولٹیکل ایجنٹ اور اس کا اسسٹنٹ اور جنرل واٹسن وغیرہ افسران منجملہ تھے۔ اُن کے علاوہ کئی ایک راجہ صاحبان اور کنور صاحبان اور سرداران اور جاگیرداران آپ کی الوداعی کے لئے حاضر تھے۔ ہز ہائینس تمام مذکورہ بالا سر براوردگان سے مصافحہ کرکے اپنی سپیشل ٹرین میں بیٹھ گئے۔ اور بھائی صاحب بگڑیاں نے ہز ہائینس کی صحیح وسلامت واپس آنے کے لئے اکال پرش سے پرارتھنا کی اور ہز ہائینس روانہ اپنے سفر مقرر پر ہوئے ہماری دعا ہے کہ مہاراجہ صاحب صحیح وسلامت اور برٹش گورنمنٹ مظفر ومنصور واپس آویں۔

بجلی کا پاکٹ لیمپ

نیا نکلا ہے

یہ بجلی کا پاکٹ لیمپ جو پھول کی مانند ہے سینہ پر دستار یا جہاں چاہیں لگائیں عجیب بہار دیگا یہ لیمپ خود گل کے برابر ہے جس کے اردگرد رنگین جواہرات نہایت خوبی سے جڑے ہوئے بیٹری دبانے سے ان جواہرات کا نظارہ دیکھنے کے قابل ہوگا کیسی عجیب وغریب ایجاد ہے کہ جس میں تیل وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں قیمت تین روپیہ چار آنہ (سے) محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ۔ بابو عبدالغنی آرڈر سپلائر شیخوپورہ سٹریٹ لودیانہ پنجاب۔



جرمن جاسوس

جیساکہ اثنائے جنگ میں دستور عام ہے۔ اہل جرمن جاسوسی اور قراولی میں بڑی دسترس رکھتے ہیں۔ اور آجکل اُن کی جانب سے میدان جنگ میں کیا عنقریب ملک کے ہر گوشہ میں بلکہ تمام دنیا میں اس کے جاسوس بڑی سرگرمی سے اپنے کام میں مشغول ہیں۔ چنانچہ صدر مقاموں سے ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس میں اس امر پر بڑی طویل بحث کی گئی ہے کہ جرمن قراولی کے ذریعہ سے بہت ہی کام لے رہے ہیں اپنے جاسوسوں کو عام لباس پہنا دیتے ہیں اور ہر ممکن جگہ پردہ جاکر رنگ وار روشنیوں اور چمنیوں سے دھوئیں کے بادل اُڑا اُڑا کر دشمن کا نشان دیدیتے ہیں۔ نیز وہ جرمن رسالہ کے لئے جاسوسی کرتے ہیں۔ عام قلیوں کی طرح میدان جنگ میں کام کرتے اور برابر پیغام پہنچاتے رہتے ہیں۔ فرانسیسی اور برطانوی افسروں اور سپاہیوں کی وردیاں پہنکر ان جگہوں میں رہجاتے ہیں جن کو جرمن خالی کر کے چلے جاتے ہیں۔ ایک جاسوس ایک گرجے کے گنبد میں چھپا ہوا پایا گیا۔ جہاں پر وہ بیٹھا ہوا گھڑی کو بیقاعدہ چلاکر اشارات وکنایات سے کام لے رہا تھا۔ اسی طرح زنانہ جاسوس بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔ جاسوسوں کو گرفتار کرنے میں جو قباحتیں پیش آتی ہیں اُن میں سے ایک قباحت یہ ہے۔ کہ انگریزی آدمی نہ تو فرانسیسی زبان سے واقف ہیں اور نہ ہی جرمن زبان بول سکتے ہیں۔

برسلز میں جرمن حکومت

قریب بیس سال سے ایک انگریز برسلز میں رہتا تھا۔ اس نے وہاں بڑی بھاری جایداد وپیدا کرلی تھی۔ مگر حال ہی میں وہ بڑا دشوار گزار اور خطرناک سفر کر کے معہ اپنی بیوی کے لنڈن میں وارد ہوا ہے۔ برسلز میں اس کی ساری جایداد برباد کردی گئی ہے۔ اور سارا روپیہ پیسہ اُس کا لوٹ لیا گیا ہے۔ وہ برسلز اور تمام مصیبت زدہ بلجیم کی حالت کا بیان کرتا ہے کہ جرمن نے وہاں "سچ مچ کی خوفناک حکومت" قایم کردی ہے۔

اگرچہ خود برسلز میں کوئی وحشیانہ کارروائی نہیں ہے توبھی جرمن افسر اہل شہر کو ہجر لکاتے ہی رہتے ہیں۔ اگر راستہ میں جرمن افسر سے کوئی ملتا ہے تو اسے دھکیل کے ایک طرف کردیا جاتا ہے۔ بمردوں اور عورتوں سبھوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا ہے۔ ایک انگریز کھڑا اس جرمن فوج کا نظارہ دیکھ رہا تھا جو برسلز میں داخل ہورہی تھی۔ اس انگریز کی ٹوپی کے بند میں ایک چھوٹا سا انگریزی جھنڈا بھی ٹنگا ہوا تھا۔ ایک جرمن افسر نے یہ دیکھکر وہ جھنڈا جھپٹ کر اس سے لے لیا اور اس پر تھوک کر اُسکو کوڑے میں پھینک دیا۔

وہی لنڈن میں وارد شدہ انگریز کہتا ہے کہ ایک اور جرمن نے مجھے بلجیم کا باشندہ سمجھ کر کہا تم بلجینوں نے بڑی غلطی کی۔ تم کو لازم تھا کہ خاموش رہتے اور جیسا ہم نے کہا تھا ویسا ہی کرتے۔ اب تم اپنا ملک گنوائے جارہے ہو۔ ہم تو انٹورپ۔ پیرس۔ لنڈن۔ پٹیرز برگ کو جارہے ہیں۔

بلجیم میں جرمن

جرمن ذرایعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بلجیم کا ملکی انتظام ایکسلا چپل کے سرکاری بورڈ کے پریذیڈنٹ۔ بیرن ودن سنٹٹ کے تفویض ہوا ہے۔ اور اس کو ایکسیلنسی کا خطاب عنایت کیا گیا ہے۔ وہ چیف اڈمنسٹریٹر کے نام سے موسوم ہوگا اور ذیل کے افسران اُس کے اسسٹنٹ مقرر ہونگے۔ ہر ودن ونتو جیت ممبر آف دی گورنمنٹ بورڈ واقعہ کیتل۔ ڈاکٹر کا فین سب پریفیکٹ آف ڈینکرش کونسلر آف جسٹس ڈمبورن آف کولون جو برسلز کی ابتدائی کونسل اور ریشٹیگ کا ممبر تھا۔ کونسلر آف لیگیشن کھمیف اور ہر ودن نوبیل ڈگو۔ ماسٹر آف اورنبرگ۔ انجینیرنگ اور پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹوں کی آسامیاں تاحال زیر تجویز ہیں۔

ہز ہائینس آغاخاں کی تقریر

آپ کے نام نامی اور اسم گرامی سے ہندوستان کا کونسا باشندہ ہے جو واقف نہوگا آپ نے لنڈن میں یکم اکتوبر کو سات بجکے ۲۰ منٹ پر انڈین ایمبولنس کارپس کے ایک مجمع کے درمیان بڑی پُرجوش تقریر کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند کے سربرآوردگان کے دلوں میں برٹش گورنمنٹ کی کیسی قدر اور ہندوستان میں اس گورنمنٹ کی کیسی ضرورت ہے۔ اس مجلس کے پریذیڈنٹ مسٹر گاندھی تھے۔

آغاخاں نے پہلے تو اُن لوگوں کو مبارکباد دی جو زخمیوں کی خدمات اور علاج معالجہ کے لئے جارہے تھے۔ اور کہا کہ اگر میں بھی اُن میں سے ایک ہوتا تو بڑی خوشی اور فخر کی بات ہوتی۔ مگر یہ تو کسی طرح سے ممکن نہ تھا۔ اگر اُن کو میدان جنگ میں جنگی منصب ملنا ناممکن ہے۔ تو انہوں نے یہ اُمید ظاہر کی کہ میں ان کے ہمراہ تو ضرور ہی ہوجاتا اور اُن کے ترجمان کا کام دیتا پھر کہا کہ جرمن گذشتہ برسوں

ہیں اس انداز سے عمل کرتا رہا گویا کہ وہ حامیٔ اسلام ہے۔ مگر خدا نہ کرے کہ ہمیں ایسا بداخلاق حامی ملے۔ ہندوستانی تعلیم یافتہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ برطانوی حکومت ہندوستان کے لئے نہایت ضروری اور مناسب الوقت ہے اور اس سلطنت کے لئے اپنا خون بہانے اور اپنا سارا مال دے ڈالنے کو تیار ہیں۔ اور خون بہا دینا بیفائدہ نہ ہوگا۔ اگر اُس کے ذریعہ سے ہندوستان کے اندر سے اختلاف خیال عنقا ہو جائیں۔ تقریر کے بعد آغا خاں نے انڈین امبیولنس کارپس کو دو سو پونڈ کا عطیہ عنائت فرمایا۔

ہندوستانی فوجیں فرانس میں

یہ خبر ابتہاج سے سنی جائے گی۔ کہ ہندوستانی فوجیں جو فرانس کی امداد کے لئے یہاں سے روانہ ہوگئی تھیں۔ اب صحیح و سالم سلامتی کے ساتھ فرانس میں اُتر گئی ہیں۔ جس روز وہ فرانس میں آتریں۔ مطلع صاف تھا۔ فوج کے چہرے بڑے ہشاش بشاش اور تبسم کناں تھے۔ اُن کی پگڑیوں کے پلے اور شملے جو سمندری نسیم میں اُڑ رہے تھے۔ عجیب بہار دکھا رہے تھے۔ اور اُن کے تمام اسلحہ سے وہ سارا مقام جگمگا رہا تھا۔ جب یہ فوجیں جہازوں پر سے اُتر رہی تھیں تو لوگ خوشی اور تعجب بھری نگاہوں سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ دیکھ رہے تھے۔ اور جب فوجیں سکھ افسروں کی ہمرکابی میں شہر میں سے گذر رہی تھیں تو اہل شہر جوش اور خوشی سے دیوانے ہو رہے تھے۔ جب سکھ گورکھا۔ پنجابی۔ بلوچی فوجیں اور اُن کے ساتھ راجے اور سردار مرصع پگڑیاں باندھے سڑک کے دونوں طرف ہجوم در ہجوم لوگوں میں سے گذر رہے تھے۔ اور وہاں کے باشندے خوشی اور تعجب آمیز آوازوں سے للکار رہے تھے۔ اور لوگ کھڑکیوں اور دروازوں میں سے اور چھتوں پر سے شوق سے دیکھ اور فوجوں پر پھول اور پھولوں کے ہار برسا رہے تھے۔ تو اس وقت وہاں عجیب سماں بندھ رہا تھا۔ واقعی یورپ کی تاریخ میں نیا صفحہ کھلنے ہو رہا تھا۔ اور ایک غیر معمولی اور نہایت تعجب انگیز اور قابل یادتصویر کھنچ رہی تھی۔ اس پُرسرور اور گرمجوشی کے استقبال سے ہندوستانی فوجوں کے چہرہ خوش اور دل مسرت سے بانسوں اُچھل رہے تھے۔ یہ موقعہ بھی انگلستان کی تاریخ میں خاص ہوگا۔ جبکہ ہندوستانی فوج برٹش حکومت کی خاطر یورپ میں جنگ کے لئے بڑے کروفر سے اُترے۔

خدا کرے کہ ہمارے ہموطن فتح پاکر واپس آئیں۔ اور ہم ان کو اسی جوش اور خوشی سے دیکھیں جس سے کہ اب اہل فرانس ان کو دیکھتے ہیں۔ اور خدا کرے!! کہ ہماری گورنمنٹ مظفر و منصور اپنی سلطنت پر امن و امان قایم رہے خدا کرے!!! کہ برٹش گورنمنٹ کا پُرامن آزادگی سے مملو۔ مسرت بخش سایہ ہندوستان پر تا ابد مبسوط رہے۔

ایمڈن نے برطانیہ کا کس قدر نقصان کیا

جرمن لائیٹ کروزر ایمڈن نے جس کا وزن ۳۵۰۰ ٹن ہے۔ برطانیہ عظمیٰ کے دس جہاز آج تک غرق کردیئے جنکا وزن مجموعی طور پر ۴۰۰۰۰ ٹن سے بھی زیادہ تھا اُن کی تفصیل یہ ہے۔

انڈس جہاز	۳۴۱۳	ٹن وزن
ڈپلومیٹ	۷۶۱۵	〃
ٹرابک	۴۰۲۸	〃
لوویٹ	۶۱۰۲	〃
کلن	۳۵۴۴	〃
کلین میتھیس	۴۷۷۵	〃
ٹیمبرک	۳۳۱۴	〃
کنگ لود	۳۶۵۰	〃
بیوریسک	۳۵۰۰	〃
فوئیل	۴۱۴۷	〃

افسوس!

چین میں مسیحیت کی تبلیغ

جیسا کہ ہم کئی مرتبہ ذکر کر چکے ہیں چین میں آجکل مسیحی مذہب کی تبلیغ اور اشاعت مسیحی علم ادب اور بشارت انجیل اپنی نمایاں صورت میں پھیل رہا ہے۔ اس امر کی تائید میں کئی ایک مثالیں پیش کرنا کئی صورتوں سے مفید ہے۔ چنانچہ ایونجیلیکل چرچ کی حال ہی کے شمار و تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ چین کی جمہوری سلطنت میں اس کلیسیا کے متعلق ۴۷۰۰۰ ممبران ہیں۔ یہاں کی کلیسیاؤں میں ۵۴۶ آرڈینیڈ چینی پاسٹر کام کر رہے ہیں اور ۵۳۶۴ غیر آرڈینیڈ کارندے انجیلی کاموں میں مشغول ہیں نیز ۱۲۱۷۴ چینی مسیحی مدرسین ہیں ۷۸۹ زنانہ بائیبل کی منادی کرنے والی ہیں۔ اور ۹۷۴ ہسپتالوں میں اسسٹنٹ ہیں۔ گذشتہ سال چینی مسیحیوں نے مسیحی کام کے لئے ۳۲۰۹۰۰ ڈالر یعنی ۹۶۲۷۰۰ روپیہ چندہ کیا۔ ۱۴۲۸۵۲ چینی مسیحی لڑکے اور لڑکیاں کلیسیائی پرائمری اور یومیہ مدرسوں میں تعلیم پا رہے

ہیں اور ۱۳۱۳۴۸ طلبا ایونجیلیکل چرچ کے انٹرمیڈیٹ ہائی سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہے ہیں ۲۳۵ ہسپتال اور ۲۰۰ ڈسپنسریاں ہیں گذشتہ سال ان میں ۱۳۲۲۸۰۲ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

مقام چوچاؤ کے ڈاکٹر آزگڈ نے اپنے شہر میں چینیوں کے درمیان گڈ گورنمنٹ لیگ قائم کی ہے۔ اور اس لیگ نے ڈاکٹر صاحب مذکورۃ الصدر کو ہی اپنا پریذیڈنٹ بنالیا ہے۔ حفظ صحت کی ایک بورڈ مقرر ہوئی ہے۔ گلیوں کوچوں کی صفائی پبلک عمارتیں بنانے۔ لاوارث مُردوں کی تجہیز و تکفین وغیرہ کا کام انتظامیہ طور پر اسی لیگ کے ذمہ ہے۔ یہ لیگ بد رسوم جیسے افیون سگرٹ اور شراب وغیرہ کے خلاف بھی بڑے زور کی کارروائی کر رہی ہے۔ چین کے اس حصّہ میں سنڈے سکول سب سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق ستر و جماعتیں ہیں۔

بہت عرصہ نہیں گذرا کہ شہر ہونن میں انجیل کی سخت سے سخت مخالفت ہوا کرتی تھی۔ مگر شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ اسی جگہ سے ہونن علم ادب کے نام سے علم ادب کا ایک سیلاب چین کے دیگر خطات میں رواں ہوگیا ہے یہ نہایت بہجت افزا ہے کہ چائینا انلینڈ مشن کے متعلق مسیحی علم ادب کی کتب فروشوں کی دو گروہیں ہیں ہر ایک گروہ میں بارہ بارہ کتب فروش ہیں اور انکے اور مسیحی تعلیم یافتہ مبشر مقرر ہیں۔ یہ سب اس صوبہ میں گشت کرکے کام کر رہے ہیں دیکھے وقت یہ لوگ دو دو ہو کر چینیوں کے گھروں میں جاتے اور ہر گھر میں کلام الٰہی کا کوئی نہ کوئی پارہ مفت چھوڑ جاتے اور تھوڑے ان کی تشریح کر جاتے ہیں ہر گروہ میں دو آدمی صرف انجیلیں یا اُس کے حصص طبع کرنے میں لگے رہتے ہیں حال ہی میں یہ شہر ہونن کے اندر ہی صرف ۵ لاکھ جلدیں شایع ہوچکی ہیں ابھی ۹۰۰۰ جلدیں اور شایع کرنیکے لئے روپیہ موجود ہے۔

مراسلات

سیالکوٹ کنونشن
یعنے
مجمع عشاقان مسیح

دلم کہ گوہر اسرارِ حُسن عشق در وست
تواں بدست تو دادن گرش نکو داری

حُسن بھی ایک عجیب قوت و قدرت ہے جس کا مقابلہ بشر کی طاقت تو کیا۔ فرشتہ باوجود اعلےٰ قوتیں رکھنے کے اُس کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے تو بھلا انسان کی کیا ہستی و حقیقت ہے کہ اُس کے سامنے دم مار سکے۔ یا اُس کا مقابلہ کر سکے۔ لکھا ہے کہ جب پہلوٹھے کو دنیا میں لایا تو کہا کہ تمام فرشتے اُس کو سجدہ کریں۔ فرشتے فوراً جُھک گئے۔ اُس کے حسن و جمال میں کوئی انہوں نے ایسی بات دیکھی جس کی تاب وہ نہ لا سکے انہوں نے اس حُسن میں کچھ اور ہی دیکھا۔ حضرت داؤد فرماتے ہیں۔ کہ تو حُسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔ وہ آدم تو نہ تھا جس کے سجدہ کرنے کو حکم دیا۔ اگر آدم تھا تو اُس میں کوئی اور ہی ہستی کا جلوہ تھا جسکی پرستش کو فرشتے جُھک گئے ؎

ملک در سجدہ آدم زمیں تو نیت کرد
کہ در حُسن تو چیزے یافت غیر از طور انسانی

یہ مضمون بہت گہرا اور عمیق ہے عاشقان مسیح کس قدر ذرہ مقدار خیال میں لا سکتے ہیں۔ مذہب کے بندے اس میں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ امسال سیالکوٹ کنونشن سے بہت لوگ بموجب مثل پنجابی۔

ہٹھ پرالی آتے سٹے۔ جیے آئے تہے چلے
جیسے گئے ہونگے ویسے چلے آئے ہونگے۔

کیونکہ اب کے جو مضمون کنونشن میں پیش تھا۔ وہ دولہا دلہن عاشق و معشوق۔ جورو خاوند۔ کلیسیا اور مسیح کا تعلق تھا۔ اوّل تو یہ مضمون ہی ایسا تھا کہ جس کا ذکر کلیسیاؤں میں بہت کم ہوتا ہے۔ دوئم چونکہ کلیسیاؤں میں مسیح کے بجائے مذہب یا دین باقی رہ گیا ہے تو پھر وہ بیچارے اس حقیقت کو کہاں تک سمجھ سکتے ہیں۔ اب کے کنونشن میں کچھ نرالی آوازیں آیا کیں۔ جن کو مذہب والے زہد خشک سے نسبت دیا کئے۔ وہ بھی سچے کیونکہ اتھینی والوں کی طرح وہ بھی زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ آیا ہم کو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ نئی تعلیم جو تو دیتا ہے کیا ہے۔ کیونکہ تو ہمیں انوکھی باتیں سناتا ہے۔ اعمال ۱۹:۱۷

محب کو جو خوشی محبوب کے "تذکرہ" سے ہوتی ہے۔ وہ اور کسی طرح نہیں ہو سکتی محبوب کا تذکرہ سننا محب کی خوشی ہے۔

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

کنونشن کا انتظام اور طریقہ تعلیم تو حسب دستور تھا۔ سب کام تقریریں مقررہ مضمون پہلے ہی سے مقرر کئے ہوئے تھے۔ اس لئے کوئی ایسی نئی بات جس کو روح کی خاص ہدایت

نہیں جو اُسی وقت کسی کو ہوئی ہو نہیں ہوئی۔ اور ہو وے بھی کیسے جبکہ روح کی آزادگی کو انسانی انتظام سے جکڑا جاتا ہے تو سر لانیل ویسے ہی لاحل رہجاتے ہیں۔ نہ معلوم ہے کہ کون آسمان کے ستارے توڑ کر لائیگا۔ اور یہ خیال کہ بڑے لوگ ہی آسمان کے دریچے کھلوا سکتے ہیں غلط ہے۔ بلعام جیسے نبی اندھے ہوجاتے ہیں اور گدھی کو الہام ہوجاتا ہے۔ تو کس کو حقیر سمجھیں خدا ان پتھروں سے ابراہام کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے میں اس کو برا نہیں سمجھتا کہ کیوں انتظام کیا جاتا ہے۔ خدا انتظام کا بانی ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ ایسا نہ کیا جاوے تو ژاژ گو اور بیہودہ سرا بہت اٹھ کھڑے ہوتے ہیں جن کی نسبت ایک اُستاد فرماتے ہیں۔

نہ ہیں کلام کے معنے نہ تجربہ کا بیاں
یہ ژاژ گوئی ہے جس کی ہے تجھ کو خود خبط

ساری کنونشن میں اسی مضمون پر تار گونجتی رہی۔ بائبل سٹڈی۔ سکشنل میٹنگز۔ اور دوسرے جلسے اور وعظیں سب کا مضمون یہی تھا۔ کہ مسیح اور کلیسیا کا تعلق کیا ہے۔ بائبل سٹڈی کیواسطے دونوں سیمنریوں کے پروفیسر پادری لیمول صاحب (سیالکوٹ) پادری بی بی رائے صاحب (سہارنپور) تھے۔ جنہوں نے اپنے مضمون کو اُن تعلقات سے شروع و ختم کیا۔ جو مسیح اور کلیسیا کے درمیان ہیں۔ کلام آہی کے بیان اور حقائق کے مطابق۔ جنہوں نے اُن کی باتوں کو سمجھا۔ سب اُن کی لیاقت محنت اور ہمت کی داد دیتے تھے۔ جنہوں نے نہ سمجھا تو یہ اُن کی بدقسمتی تھی۔ کیونکہ ایسے ادق مضامین عام لوگوں کی سمجھ سے بالا ہوتے ہیں جس طرز پر اُنہوں نے درس دیئے۔ وہ تو سمر سکولوں کے واسطے نہایت مفید ہوئے ہونگے۔ یا سیمنری میں لکچرس طلبا کو فایدہ مند ہونگے۔ مثلاً لائق لکچرر پادری رائے صاحب نے نور کا بیان کیا۔ جس میں اُن کو کسی قدر جیولوجی۔ اسٹرونومی۔ اور تھیولوجی کا بیان کرنا پڑا۔ کتنے ایک لوگ ہونگے جنہوں نے پادری صاحب کا مطلب سمجھا ہوگا۔ اُن کی لیاقت میں کوئی کلام نہیں۔ جس مجمع میں ۵ سو سے زیادہ عورتیں اور لڑکیاں ہوں اور ۵ سو سے زیادہ لڑکے اور دیہاتی انپڑھ آدمی ہوں وہاں عالم روشنی اور جیولوجی کیا کام دے سکتی ہے میرے خیال میں ایسی بائبل سٹڈی تھیولوجیکل سمنریوں کے واسطے مفید ہے۔ نہ ایسے مجمعوں کے واسطے جہاں روحانیت کا عالم ہو۔ اور اللہ والوں کے خیال اپنے محبوب کی طرف لگے ہوں۔ اُن کو خواہ نخواہ ایسے گورکھ دھندے میں پھنسا دینا۔ کہ جس سے نکلنا خود لکچرار کے لئے مشکل ہوجاوے میں عرض کرتا ہوں۔ بزرگان کنونشن میری گستاخی اور نکتہ چینی کو محض مسیحیت اور کلیسیا کی بہتری کے لئے ہے۔ بزرگانہ شفقت سے معاف فرماوینگے۔ کیونکہ

خطائے بزرگاں گرفتن خطاست۔ مگر
از خرداں خطا و از بزرگاں عطا۔

کنونشن نہایت ہی سنجیدگی اور خاموش تاثیرات کے ساتھ انجام کو پہونچی۔ اگرچہ بعض خیال کرتے تھے کہ کچھ جوش پیدا نہیں ہوتا۔ مگر وہ جو فرماتا ہے کہ میں اسرائیل کے واسطے اوس کی مانند ہوں وہ اس کنونشن کے واسطے اوس کی مانند ہوا خاموش برکتیں اور خاموش خوشیاں عاشقان مسیح کو حاصل ہوئیں۔ شاید بعضوں کو وہ بات حاصل نہ ہوئی ہو کیونکہ۔

نوائے بلبلت اے گل کجا پسند افتد
کہ گوش ہوش بمرغان ہرزہ گو داری

میں تو سمجھتا ہوں کہ جو کچھ خداوند نے فرمایا حق فرمایا۔ جس کے پاس ہے۔ اُس کو دیا جائیگا اور جس کے پاس نہیں اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے لے لیا جائیگا۔ کنونشن سے وہی لوگ برکتیں پاکے آتے ہیں جو برکتیں ساتھ لے کے جاتے ہیں۔ یعنے مسیح جن کے ساتھ جاتا ہے بہت ایسے لوگوں سے تذکرہ ہوتا رہا جو خدا کے فضل سے برگزیدہ ہیں۔ وہ خوشی اور شکرگزاری سے بھرے ہوئے گفتگو کرتے تھے۔ خالی جو دیکھے تو اکثر مناد ہی دیکھے۔ جن کے نہ چہروں پر خوشی۔ نہ زبان پر شکرگزاری نہ میٹنگوں کا شوق نہ سننے کی خواہش نہ کوئی پوری میٹنگ انہوں نے بیٹھ کر دیکھی نہ کوئی پوری تقریر سنی۔ نہ ساری میٹنگوں کا مزا چکھا ایسے ہی لوگ انہی ہی برکتوں سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ کمال افسوس ہے کہ ہمارے مناد ایسے ہوں۔ شاید وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو خود اُستاد ہیں ہمیں اور کیا درکار ہے۔ یہ اندھے اندھوں کے راہ دکھانے والے ہیں۔ جنہوں نے ساری مسیحی دینداری ان تین باتوں کے حفظ یاد کرنے میں سمجھ رکھی ہے۔ عقیدہ۔ احکام عشرہ۔ دعائے ربانی۔ جس نے یہ یاد کر لئے سیدھا بہشت کو۔ یہی وہ لوگوں کو سکھاتے ہیں جس نے یہ سیکھ لیا وہ موجودہ مسیحیت کا گریجوایٹ ہوگیا۔

یاد رہے کہ مسیحیت مدرسوں میں نہیں سکھائی جاسکتی ہے۔ مسیح کا عشق شریعت سے باہر نکلکر حاصل ہو سکتا ہے۔

س

نہ کُنجِ مدرسہ حافظ مجوئے گوہرِ عشق
قدم برون نہ اگر میل جستجو داری

میرا دماغ ان خیالات سے جو میں کنونشن سے لایا ہوں ایسا پُر ہے کہ ساری باتیں یا تو بھول گئیں۔ یا بھولے جا رہا ہوں۔ اور اگر کنونشن کے باقی حالات مجھ سے نہ بیان ہو سکیں تو ناظرین معاف فرما دیں۔ اُس کا حق کوئی اور صاحب ادا کر دے گا۔

پادری جونس صاحب (آسام) بھی تو ایک غضب کے تقریر کرنے والے تھے۔ آپ نے صلیب کے متعلق ایسی باتیں بیان کیں جو کبھی خیال میں تو بھلا ہمارے کہاں آتی تھیں۔ سننے میں بھی نہیں آئیں۔ شاید کسی صاحب نے نوٹ کر لئے ہوں تو مہربانی سے اُن کو ضرور بذریعہ نور افشاں شایع کرا دیں۔

خدا کا شکر ہو کہ کلیسیا اب ایک قدم اور آگے بڑھ گئی ہے۔ افریقہ میں جو اسی سال واقعہ گذرا یعنے ماہ جون میں بمقام کیکویو (افریقہ) ایک بڑی مشنری کانفرنس ہوئی۔ جس میں ممباسہ اور یوگنڈا کے بشپوں نے عشاء ربانی کی پاک رسم میں تمام مشنریوں کو جو مستقیم اور غیر مستقیم شدہ تھے۔ یعنے ہائی چرچ۔ لو چرچ۔ پریسبیٹیرین اور دیگر نن کونفرمسٹ کلیسیاؤں کو شامل کیا۔ جس پر زنجبار کے بشپ نے ایک طوفان برپا کر دیا اگر یہ حال آئیندہ ہوا تو چرچ آف انگلنڈ نہ رہیگا خیر اس کا مبارک نتیجہ یہ ہے۔ کہ چرچ آف انگلنڈ نے یہ مبارک قدم آگے بڑھایا۔ کہ چرچ آف انگلنڈ اگر اس طرح رفاقت سے جاتا ہے تو جاوے۔ مسیح قایم ہو وے۔ بہت کچھ تعصب کم ہو گیا۔ سیالکوٹ میں یہ اوّل ہی دفعہ موقعہ ہوا۔ کہ پنجاب کے لائق اور ہر دلعزیز بشپ ڈنٹ صاحب کنونشن میں تشریف لائے۔ اور ایسی مسیحی بے تکلفی سے آئے کہ گویا ہمیشہ سے آنے والے ہیں۔ اور کسی قسم کی دوئی کا نام نہیں۔ اتحاد کی روح میں سانس لیتے آئے۔ اتوار کے دن دونوں وقت کی عبادت میں آپ نے کنونشن کے ٹنٹ میں وعظ کیا اور وعظ بھی ایسا سادہ کہ بڑھے سے بچے تک تمام کی سمجھ میں آگیا اور سب عش عش کر اُٹھے۔ بشپ صاحب کا آنا خدا کا شکر کہ کنونشن کے لئے برکت کا باعث ہوا۔ کاش ہمارے دوسرے واعظین بھی بشپ صاحب کی طرح خدا کا کلام سناتے اور اپنی لیاقتوں اور علم کو کنونشن پر آشکارا نہ کرتے۔ بشپ صاحب کا نمونہ واعظین کے واسطے کارآمد ہوگا۔

پادری نِکل صاحب کا فوت ہونا کنونشن میں ایک ایسا گھاٹا تھا جو صاف نظر آ رہا تھا۔ خدا سب کچھ بہتر کرتا ہے۔ خدا کبھی غلطی نہیں کر سکتا۔ وہ اپنا کام جس طرح چاہے کرے مگر ساری کنونشن کو اِس بات کا رنج رہا۔

کھانے پینے کا انتظام معمولی تھا۔ چونکہ ہر شے گراں ہو رہی ہے۔ اس لئے اب کے تھوڑے پیسوں سے پیٹ نہیں بھرتا تھا۔ اور کوئی شکایت سننے میں نہیں آئی۔ اچھی طرح سے کام ہوا ہے گزر گزرائے سب کام ہو گئے۔ خدا کا شکر۔ ایک موقعہ شیطان نے کچھ کام کرنا چاہا مگر اُس کی دال نہ گلی۔ دربان سمجھ گئے۔ اور شیطان کو دُھتکار دیا۔

چندہ اتوار کی صبح اور شام کی عبادت میں کیا گیا۔ سنا ہے کہ دو سو پچاس روپیہ ہوا۔ جو ایک ہزار پانچسو کی جماعت کے واسطے بہت تھوڑا تھا۔ گرانی کی وجہ سے لوگ بھی لاچار تھے۔

میں نہیں چاہتا کہ نور افشاں میرا مضمون ٹکڑے کر دے۔ اس لئے طوالت نہیں دیتا ابھی اس میں بہت کچھ لکھنا باقی ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب نے مہربانی کر کے اس کو ایک ہی دفعہ شایع کر دیا۔ اور مجھے فرصت ہوئی تو پھر کسی وقت اس کا ایک اور پہلو ہدیہ ناظرین کرونگا کنونشن سے نکلنے کے بعد مجھے ایک دن بھی کہیں بیٹھنا نصیب نہیں ہوا۔ آج اتفاقیہ بمقام میرٹھ کچھ وقت مل گیا اور یہ چند سطور اُن عزیزوں کی خاطر لکھ دیں۔ جو میرے پیچھے پڑے تھے کہ کنونشن کا حال جلدی لکھ کر نور افشاں میں بھیجدینا۔

گرچہ آلودہ دامنم چہ عجب۔
ہمہ عالم گواہ عصمت اوست

راقم۔ واعظ۔

ہندوستانی مسیحیوں کی زباندانی

اس عنوان پر اگست کے مسیحی تجلی میں مسٹر جے آر رائے صاحب نے ۳ صفحہ کا نوٹ لکھ کر غریب مسیحیوں پر اچھی لے دے کی ہے بیچاروں کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ جو نقص زباندانی کا وہ مسیحیوں میں ظاہر کرتے ہیں میں اس کو کسی قدر مان لیتا ہوں لیکن اُن کی طرف سے ذرا معذرت بھی سُن لیں۔

معلوم نہیں کہ آپ کس کو اہل زبان کہتے

ہیں۔ کون سی زبان فصیح سمجھی جاتی ہے۔ آپ نے لفظ ہندوستانی مسیحی لکھا ہے۔ غالباً پنجابی مسیحی بھی اس میں شامل ہونگے۔ انہی میں سے راقم الحروف بھی ہے۔ نہ اہل زبان ہوں نہ زباندانی کا دعوےٰ ہے۔ نقص سے خالی کوئی نہیں۔ آپ کی تحریر میں بھی کوئی اہل زبان بیسیوں نقص نکال دیگا۔ مگر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگرچہ پنجابی اہل زبان نہیں ہیں۔ مگر ان میں قلم کے ایسے دھنی ہیں کہ مزے لے لے کر ان کی تحریرات پڑھی جاتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ گنتی کے ہیں۔ اجی مسیحی بھی تو گنتی ہی کے ہیں۔ کون سے کروڑوں کی نوبت پہونچ گئی ہے۔ البتہ وہ انگریزیت میں زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔ کیونکہ شاہ وقت کی زبان ہے۔ وہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ جو بادشاہ وقت کی زبان اور علم میں ترقی کرتی ہے۔ شکر ہے کہ مسیحی اس میں کسی طرح پیچھے نہیں۔

ہندوستانی زبان کی فصاحت ہندوستان کی شریف قوموں میں ہووے تو ہووے عام لوگوں میں تو وہی گدھی کو گدھی اور مرد کو منشی بولا جاتا ہے۔ پنجابی مسیحیوں کو اپنی مادری زبان کی فصاحت کا دعوےٰ ہے۔ غیر زبان کا دعوےٰ کون کرتا ہے۔ آیئے اگر آپ کو یا کسی کو پنجابی زبان کی فصاحت کا دعوےٰ ہے تو مقابلہ کر لیجئے۔ سرکار دربار میں ہندوستانی زبان کی کوئی قدر نہیں۔ اس لئے مسیحی اس پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔ وہ اس زبان پر اپنا وقت صرف کرتے ہیں جس میں دین دنیا کے خزانے بھرے ہیں۔

پھر آپ دیکھیں کہ مسیحی جماعت میں ہر قسم کے لوگ ہیں جو ہندوستان کی گوناگوں زبانیں بولنے والے ہیں۔ وہ آپس میں سوشیل میل ملاپ کی وجہ سے کوئی ایک زبان نہیں بول سکتے۔ یا تو انگریزی ہوگی۔ یا ہندوستانی بیڑا زبان ہوگی۔

علاوہ اس کے اونچ اور نیچ اقوام مسیح میں ایک ہوتی جاتی ہیں۔ اس لئے گڑبڑی ہو رہی ہے۔ سکندر اعظم کی فتوحات کے وقت یہی حال تھا۔ آخر تمام یونانی سلطنت میں یونانی زبان فتح ہو گئی۔ ایسا ہی اب ہوگا۔ کہ تمام ملک میں اوّل درجہ مسیحی کلیسیا کا ہوگا۔ جس پر آپ لے دے کر رہے ہیں۔

چند روز ہوئے کہ میں ریل میں سفر کر رہا تھا کہ میرے کمرے میں ایک ہندو جنٹلمین آگیا۔ جس کو میں کہونگا ایک شریف کھتری آگیا۔ اس کے ساتھ اس کی شریف بی بی کھترانی تھی۔ دونوں نوجوان تھے۔ دونوں کا ڈریس انگریزی شریفانہ تھا۔ اور دونوں آپس میں انگریزی میں گفتگو کرتے تھے۔ یاد رہے کہ ہندو مسلمانوں میں بھی اردو زبان چند سالوں میں عنقا ہو جائیگی۔ آپ فکر نہ کریں۔ اردو نہ جاننے سے مسیحی گھاٹے میں نہ رہیں گے۔ فارسی زبان کی کوئی قدر نہیں۔ اردو بغیر فارسی کے کچھ نہیں۔ ہمارے مسیحی جوان فارسی سے نفرت کرتے ہیں اس لئے اُن کا اردو فصیح نہیں ہے۔ صناعت کی طرف مسیحی جوانوں کا زیادہ میلان ہے۔ اس لئے صاحبی زبان بھی ضروری ہے۔ انگریزی تو خیر اُن کی بڑٹنگ ہو ہی جاتی ہے۔ مگر دیسی ہی اردو بھی ہونی لازمی ہے۔ ورنہ کچھ نہیں۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک مسیحی عورت اپنے لڑکے کے ساتھ جو سات آٹھ برس کا ہو گا ریل میں سفر کر رہی تھی۔ یورپین کمپارٹمنٹ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک اسٹیشن پر ایک چھابڑی والا پکوڑے بیچتا آیا۔ لڑکے نے کہا کہ ماں پکوڑے لے دو۔ تو ماں کیا جواب دیتی ہیں۔ چپ رہ نالائق خواہ مخواہ پکوڑے لے کر اپنے آپ کو دیسی بناتا ہے۔ لو سن لیا۔ ایک پیسے کے پکوڑے میں ایک صاحب دیسی بن سکتا ہے۔ جیسے ایک فقرے کے غلط بولنے سے کیا مانگتا دیسی کا صاحب بنجاتا ہے۔

مسٹر راے اس رو کو چلنے دیجئے۔ جس طرف چل پڑا ہے۔ اب روکے سے نہیں رک سکتا۔ بقول مقبل شیرازی۔

سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل۔
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل۔

اب وقت گذر گیا۔

وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا

راقم:- پنجابی۔

انتقال پُرملال

یسوع نے کہا کہ چھوٹے بچوں کو میرے پاس آنے دو اور انہیں منع مت کرو کیونکہ آسمانی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے۔

مسیحی والدین کے واسطے خداوند کے یہ الفاظ کیسے پر تسلی اور بھاتے ہیں کہ ان کے بچے خداوند کی بادشاہت کے شہزادے ہیں اس سے بڑھکر مسیحی والدین کو اور کیا فخر ہو سکتا ہے؟

کہ اُن کے بچے سلاطین کے سلطان اور خداوندوں کے خداوند کی پیاری گود میں محفوظ ہیں۔ جسمانی جدائی جو کہ فطرتاً رنج والم کو پیدا کرتی ہے اور رنج و مفارقت تا دم مرگ چھوڑ جاتی ہے۔ اُس کے واسطے وہ قومی جو کہ تمام تسلی کے بانی خداوند کے کلام میں ملتی ہے۔ کافی ہے کہ "ہم اپنے عزیزوں سے پھر خداوند کی حضوری میں ملاقی ہونگے"۔ اور کہ وہ ہمیشہ خداوند کے پاس تمام دنیوی رنج وغم اور تمام آزمائشوں سے رہا ہوکر ابدالآباد زندہ رہتے ہیں۔ یہ اُمید کامل خوشی اور تسلی کو پیدا کرتی ہے ہم تمام ناظرین نور افشاں واقف ہوں اور خواہ ناواقف اپنے بزرگ پروفیسر مسٹر اور مسز پالسبنی کے اس رنج میں جو کہ انکو کل شام تاریخ ۳ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو اُنکے پیارے فرزند سیسل عمر سات سال کے خداوند میں سوجانیسے ہوا ہے اور کہ جسکو انہوں نے دنیا میں پھر نہیں دیکھنا دل سے شریک ہوتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ خداوند ان والدین اور اُنکے دو اور لڑکوں کو جو کہ اُسکو بہت ہی پیار کرتے تھے کامل تسلی عطا فرماوے اور ہے درخواست ہے کہ ناظرین نور افشاں اس خاندانکو ضرور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مجھ کو پروفیسر موصوف کی ایک بات سے بڑی تسلی حاصل ہوئی وہ یہ ہے۔ جبکہ اُنکے بچے کے جنازے پر عبادت ہورہی تھی عبادت ختم ہونے پر جب صندوق کا ڈھکن لگایا گیا تو ایکدم مسٹر پالسبنی کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے "اے خدا تو نے اسکو دیا اور تو نے ہی اسکو پھر لے لیا تیرا ہزار ہزار شکر ہو" کہ ہم تمام مسیحی والدین کیواسطے یہ الفاظ قابل تقلید ہیں۔ راقم جے۔ بی۔ ایل اور راولپنڈی۔

شعر و سخن

درد نہاں

(از قلم جادو رقم پادری کمال شاکر صاحب ایڈیٹر العصر لکھنؤ)

پُرخار وادیوں میں کب سے بھٹک رہا ہوں دشت و جبل میں کب سے سر کو پٹک رہا ہوں
دل میں کسی کے غم کا کانٹا کھٹک رہا ہے۔

زنجیر تیرے در کی ہے ہاتھ میں لٹک رہا ہوں ہے تیرگی گنہ کی بیحد بھٹک رہا ہوں
سینے میں ناتوانی سے دم اٹک رہا ہے۔

تکتا ہوں راہ تیری ناچار کی خبر لے۔ مرتا ہوں او مسیحا بیمار کی خبر لے

تو میرا چارہ گر ہو تو میرا رہنما ہو۔ تیرے سوا کسی کا مجھ کو نہ آسرا ہو۔
اعجاز ہے زباں میں اور ہاتھ میں شفا ہے۔

مِلجائے جسکو تو پھر درکار اُس کو کیا ہو زندہ ہے تا ابد وہ گو نام کو فنا ہو۔
سب صاحب فنا ہیں تو صاحب بقا ہو

آب بقا پلا دے دستِ کرم سے مجھکو غمخوار بن چھڑا دے دنیا کے غم سے مجھکو

تو عیسٰیٔ زماں ہو۔ ہے فیض عام تیرا لب پر بلا کے جاری ہے نام تیرا
دارین میں بلا شک ذوالاحترام تو ہے

مجھ پر رحم فرما میں ہوں غلام تیرا عاصی پہ رحم کرنا ہے خاص کام تیرا
منزل ہی میری پستی عالی مقام تو ہے

ہے شرم ہاتھ خالی جاؤں جو تیرے در سے ہاں دیکھ لے مجھے بھی اک پیار کی نظر سے

دل میں کھٹک رہا ہے خار غم نہانی بے لطف کٹ رہی ہے فانی یہ زندگانی
مِلجائے کاش مجھ کو بھی عیش کا زمانہ

وہ عیش کا زمانہ وہ عہد خوش بیانی۔ ہونگے فرشتے جس میں محو سرود خوانی
شاکر کے لب پہ ہوگا یہ دلکشا ترانہ

مجھ کو بچا لیا ہے۔ مجھ کو جلا لیا ہے۔ عاصی پہ اپنے اُس نے کیا کرم کیا ہے۔

نظم

دعائیہ

در شان سرکار دولتمدار قیصر ہند و انگلینڈ خلد اللہ ملکہم

یا خدا جب تک رہے قائم زمین و آسماں
جب تلک مہر و مہ و اختر سے روشن ہو جہاں

ابلق ایام جب تک فلک تھامے عناں
اس زمانہ تک رہے سرکار آقائے زماں۔

دلغنیؔ کی اب دعا خالق سے ہے یوں بیگماں
ہفت کشور کا ہو سلطان قیصر ہندوستاں

جب تلک عیش و نشاط و خرمی و غم رہے
جب تلک ہنستی کلی اور گریہ شبنم رہے

جب تلک قمری سرو میں عشق و دل باہم رہے
قیصر ہند اس گھڑی تک بر سر عالم رہے

دلغنیؔ کی اب دعا خالق سے ہے یوں بیگماں
ہفت کشور کا ہو سلطان قیصر ہندوستاں

گلشن عالم میں جبتک فصل گل ہو اور خزاں
جب تلک افلاک کی گردش رہے پیہم یہاں

جبتلک قائم زمانے کی رہیں نیرنگیاں
اس زمانہ تک رہے سرکار آقائے زماں

دلغنیؔ کی اب دعا خالق سے ہے یوں بیگماں
ہفت کشور کا ہو سلطان قیصر ہندوستاں

یا مسیحا تو مرے قیصر کو رکھ با عزو شاں
برکتیں اسکو ملیں ہر وقت و ہر ساعت ہر آں

رکھ سلامت اسکو جبتک ہے ستون بے آسماں
ہر پل و ہر سو مہ و ہر گھنٹہ رہے دلشادماں

دلغنیؔ کی اب دعا خالق سے ہے یوں بیگماں
ہفت کشور کا ہو سلطان قیصر ہندوستاں

روک لے خامہ تو اب اے کالون اور یہ دعا
اے مرے رازق و خالق اے مرے رب خدا

خاندان شاہ پر برکت رہے تیری سدا
جاہ و نصرت فہم و نعمت کر تو قیصر کو عطا

دلغنیؔ کی اب دعا خالق سے ہے یوں بیگماں
ہفت کشور کا ہو سلطان قیصر ہندوستاں

الراقم:-
احقر العباد و اصغر الافراد
بندہ کالون سنگھ متخلص دلغنی
(لکھنوی) عفی عنہ۔

نئی کتابیں



ہند میں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب - رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پرتاثیر بچونکو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴؍ و ۶؍ و ۸؍ +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی پادری ٹگسین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲؍ +

خانداقی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴؍ - ۸؍ - ۱۲؍ - رومن ۸؍ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہکتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے - یہ ایک بڑی اعلٰی کتاب ہے یہہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے - ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد فارسی اُردو - ۶؍ +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو - رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴؍ ۸؍ اور ۱۲؍ یہ کتاب نہایت ضروری ہے - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھہ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۶؍ - فارسی اُردو ۶؍ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالونمیں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اُسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اِسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازمونکو مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۵؍ - یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہلتھ ہے - مسعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب نے مینار پرتاب گڑہ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی - ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ - (۲) کیوں ہم بھائی نہیں - (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں - (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے - (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے - (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے - (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اِسے کسطرح استعمال کریں - (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ - (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے - (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے - (۱۱) صاف خون - (۱۲) خوراک کی بناوٹ - (۱۳) کم قسم کے کھانے - (۱۴) تبدیلی خوراک کیسی - (۱۵) ہدایت خوراک پر - (۱۶) چمڑا - (۱۷) نہانا - (۱۸) کپڑے پہننا - (۱۹) پٹھے اور ورزش - (۲۰) دماغی اور کانی ورزش - (۲۱) گھر اور احاطے - (۲۲) ہوا کی آمد و رفت - (۲۳) صفائی - (۲۴) علیحدہ گھر - (۲۵) گاوں اور قصبے - (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں - (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴؍ +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہلِ شہر سے بغیر محصول ڈاک ... ... عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک ... للعہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ... ... ہے
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ... ... ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ ۲۵	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	۱۰م

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ار ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہئیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذ پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ او مکمل بنانیکی غرض سے یہہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب العلم ... صہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے دو بچے ... للعہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے تین بچے ... للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا کرو کونول اور ڈیکرام وغیرہ بھی تیار رکھتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے اعہ تک

قیمت کرو کونول لعہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ سالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور اردو دن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۲ سے لیکر ۸ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۳۶ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اِس قسم کا یہ سب سے پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کیلئے جاری ہے۔ اِس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے۔ بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے۔ نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۲۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے۔ اِس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اِس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں +

بخدمت مینیجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمٹیڈ انارکلی۔ لاہور

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں عمدہ چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آتی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی ہوگی نمونہ ۴ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغِ دل کے پچھلے نمبر ۳ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام مس ہرڈی ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکریٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای ایم ویری صاحب بی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ڈانیل بہو ر چھپا +